روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد 46-81 نمبر 203 | ہفتہ 22 ربیع الثانی۔ 1417ھ 7 تبوک 1375ھش 7 ستمبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی معرفت خدا کے ذریعہ سے ہی میسر آسکتی ہے

جو لوگ سچے دل سے خدا کے طالب ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ خدا کی معرفت خدا کے ذریعہ سے ہی میسر آسکتی ہے۔ اور خدا کو خدا کے ساتھ ہی شناخت کر سکتے ہی اور خدا اپنی حجت آپ ہی پوری کر سکتا ہے۔ انسان کے اختیار میں نہیں۔ اور انسان کبھی کسی حیلہ سے گناہ سے بیزار ہو کر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ معرفت کاملہ حاصل نہ ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو۔ انسان کے واسطے یہی ایک عالم نہیں بلکہ اس کے بعد ایک اور عالم ہے۔ یہ تو ایک بہت ہی مختصر زندگی ہے کوئی پچاس ساٹھ سال کی عمر میں مر گیا۔ کسی نے دس بارہ سال اور گزار لئے۔ اس جگہ کی مصائب کا خاتمہ تو موت کے ساتھ ہو جاتا ہے مگر اس عالم کا خاتمہ نہیں۔ جب قیامت برحق ہے اور وہ ایمان کا لازمہ ہے تو اس چند روزہ زندگی کی تکالیف کا برداشت کر لینا کیا مشکل ہے۔ اس دائمی جہان کے واسطے کوشش کرنی چاہیئے۔ جو شخص کوئی تکلیف بھی نہیں اٹھاتا۔ وہ کیا سرمایہ رکھتا ہے۔ (صاحب ایمان) کی نشانی یہ ہے کہ وہ صرف صبر کرنے والا نہ ہو بلکہ اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ مصیبت پر راضی ہو۔ خدا کی رضا کے ساتھ اپنی رضا ملا لے۔ یہی مقام اعلیٰ ہے۔ مصیبت کے وقت خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ منعم کو نعمتوں پر مقدم رکھو۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ شکوہ شروع کرتے ہیں گویا خدا تعالیٰ کے ساتھ قطع تعلق کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 417)

جھوٹ کی بیماری ہر شرک اور ناشکری کی جڑ اپنے اندر رکھتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اگرچہ جھوٹ کا عادی انسان بعض دفعہ بے خیالی میں بھی جھوٹ بولتا ہے مگر آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ عادت ایک لمبے عرصے کی بدیوں کی وجہ سے پختہ ہوئی ہے۔ اس کا مزاج بن گیا ہے اور ایسے شخص کو خدا تعالیٰ کذاب لکھ دیتا ہے یعنی انتہائی جھوٹ بولنے والا۔ اور کذاب کے لئے جہنم مقدر ہے وہ جنت کا منہ نہیں دیکھے گا۔

اگر آپ جھوٹ کا مونہہ نہیں دیکھیں گے تو آپ جہنم کا منہ بھی نہیں دیکھیں گے۔ اگر آپ جھوٹ کا منہ دیکھیں گے تو جنت کا منہ نہیں دیکھیں گے۔ یہ دو چیزیں اکٹھی نہیں چل سکتیں۔

اس کے باوجود ہم جھوٹ سے بہت بے پرواہ ہیں۔ اور بسا اوقات ایک کام کرنے سے پہلے ہی جھوٹ کا ارادہ باندھ کر گھر سے چلتے ہیں۔ کوئی تجارت ہو یا کوئی معاہدہ کرنا ہو یا کسی ملک میں داخل ہونا ہو' پاسپورٹ کا ناجائز استعمال کرنا ہو یا کوئی اور غرض پیش نظر ہو بسا اوقات انسان دل میں یہ ارادہ باندھ کر گھر سے نکلتا ہے کہ میں جھوٹ بولوں گا اور مطمئن ہو جاتا ہے کہ اب میرے کام بن جائیں گے کیونکہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جھوٹ سے فائدہ اٹھاؤں گا۔ یہ جو اطمینان قلب ہے جو جھوٹ کے نتیجے میں حاصل ہوتا ہے یہ شرک ہے۔ اور یہ پکی علامت ہے کہ یہ انسان مشرک ہے' بت پرست ہے' اگرچہ اپنا نام اس نے موحد رکھا ہے۔ عبادت کرتا ہے خدا کی بظاہر' سجدے کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے حضور' لیکن اس کی ساری فطرت' ساری روح جھوٹ کے حضور جھکی رہتی ہے اور اسی کو سجدے کرتی ہے۔

پس یاد رکھو کہ جھوٹ کوئی معمولی بیماری نہیں۔ یہ ایسی بیماری ہے جو ہر شرک کی جڑ اپنے اندر رکھتی ہے۔ ہر ناشکری کی جڑ اپنے اندر رکھتی ہے۔ پس توحید کے منافی ایک ایسا گناہ ہے جو توحید کے ہر پہلو سے اس کی حقیقت کو چاٹ جاتا ہے' کچھ بھی باقی نہیں رکھتا۔ اور احسان مندی' احسان کے خیال یا شکر گزاری کے جذبات کو بھی

باقی صفحہ 7 پر

جو خدا کی طرف صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں کئے جاتے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ عزیزم ڈاکٹر محمد احمد محمود قریشی صاحب ابن محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انگلستان میں دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے نومولود کا نام حارث احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ اللہ کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب سکندر آباد کا نواسہ ہے۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔

(ادارہ)

نکاح

○ مکرم محمد منظور احمد خان ایاز صاحب آف اسلام آباد تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے عزیزم مولود احمد خان کا نکاح مورخہ 9۔ اگست 1996ء بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں مکرم محمد یونس صاحب مربی سلسلہ نے بہمراہ عزیزہ نوشابہ خانم صاحبہ بنت مکرم محبوب احمد جاوید صاحب بعوض پچاس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ دولہا خان محمود خان صاحب سابق پریذیڈنٹ لودھراں کا پوتا اور دلہن عاشق محمد خان سابق پریذیڈنٹ لودھراں کی پوتی اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ جج ہائی کورٹ کی نواسی ہے۔ دعا کی درخوست ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس رشتہ کو مثمر بثمرات حسنہ بنائے اور ہر جہت سے مبارک کرے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم کیپٹن (ر) چوہدری عبد الخالق صاب سابق سیکرٹری تحریک جدید جماعت راولپنڈی جو عرصہ 3 سال سے جرسی امریکہ میں مقیم تھے مورخہ 96-8-7 دوران آپریشن حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک وفات پا گئے۔ ان کی میت پاکستان لائی گئی اور مورخہ 96-8-9 بعد جمعہ بیت اقصیٰ میں مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان نمبر1 میں تدفین ہوئی۔ خدا تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

7- تبوک 1375 ھش 7- ستمبر 1996ء

مصائب اور شدائد- صبر اور تحمل

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"جس زمانہ کو انسان بسبب تلخی کے برا زمانہ کہتا ہے اور اس کو ناگوار جانتا ہے اور نہیں چاہتا کہ ویسا زمانہ اس پر آوے- دراصل وہی زمانہ اس کے واسطے اچھا ہوتا ہے- بشرطیکہ صبر اور تحمل سے بسر کرے-"

اس ارشاد سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اچھا زمانہ تو اچھا ہوتا ہی ہے جسے انسان برا زمانہ کہتا ہے اس کو بھی اگر صبر اور تحمل سے برداشت کیا جائے تو وہ اچھا زمانہ بن سکتا ہے- گویا کہ صبر اور تحمل شرط ہے اس بات کے لئے کہ انسان اپنے حالات سے اس طرح متاثر نہ ہو کہ اس پر مایوسی چھا جائے- بلکہ وہ یہ سمجھے کہ اگر دن برے ہیں تو اچھے دن بھی تو گزارے ہیں اور جس طرح اچھے دن گزر گئے ہیں اسی طرح برے دن بھی گزر جائیں گے- اور اگر وہ اسی طرح وہ دن جنہیں وہ برے کہتا ہے گزارے تو اس کے لئے یہ بات اس کی زندگی کو پہلے سے بہتر بنانے کا باعث بن سکتی ہے- گویا کہ صبر اور تحمل انسان کو مشکلات میں سے گزار کر پہلے سے زیادہ بہتر زندگی ملنے کا سبب بن جاتے ہیں- اگر اس بات کو ہم اپنے پیش نظر رکھیں تو ہماری زندگی کا ہر دن ہمارے لئے اچھا ثابت ہو سکتا ہے- اور اگر دیکھا جائے تو مشکلات کے دن جن میں صبر اور تحمل کیا جائے گا وہ ہمیں خدا تعالیٰ کے زیادہ قریب کر دیں گے- کیونکہ صبر اور تحمل تو اسی لئے کیا جائے گا نا کہ خدا تعالیٰ ہمارے ان حالات کو بدل سکتا ہے- خدا تعالیٰ ہمارے ان حالات کو بہتر بنا سکتا ہے- اور خدا تعالیٰ ہمارے ان حالات کے نتائج ہمارے لئے مفید ثابت کر سکتا ہے- اور جب انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے متعلق یہ ایمان پیدا ہو جائے- تو اس کے لئے اس کی زندگی کا کوئی دن بھی ناگوار نہیں ہوتا- اچھے دن تو اچھے ہوں گے ہی- جن دنوں کو وہ غلط فہمی سے برے دن کہتا ہے اور صبر اور تحمل سے انہیں گزارتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف اپنی نظر رکھتا ہے اسی سے دعا کے ذریعے مدد مانگتا ہے اور اس کے وہ دن گزر جاتے ہیں تو اسے ایک لذت حاصل ہوتی ہے- اگرچہ تکلیف برداشت کی ہے- لیکن اس تکلیف کی برداشت میں اور اس کے نتیجہ میں اسے یہ لذت حاصل ہو جائے گی کہ جس طرح وہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکا اور خدا تعالیٰ نے اس کی دعائیں سنیں- اور اس کے حالات بدل دئے وہ اس کے لئے ایک روحانی تجربہ ہے- ایسا تجربہ جو اس کی زندگی کو بہتر بنا دیتا ہے-

حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں-

"سوچ کر دیکھ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جب تلخ زندگی مصائب شدائد کی انسان پر پڑتی ہے اور وہ ان کو برداشت کرتا ہے تو اس کے بعد پوشیدہ انعامات وارد ہوتے ہیں- دنیا کی وضع ہی کچھ ایسی بنی ہے کہ اول تکلیف ہوتی ہے تو پھر آرام حاصل ہوتا ہے- اچھی طرح کھانے کا مزا اسی وقت ہوتا ہے جب کہ انسان بھوک کی شدت کو برداشت کر چکا ہو- جو مزا ٹھنڈے پانی میں روزے دار کو حاصل ہوتا ہے وہ دوسرے کو کہاں نصیب ہو سکتا ہے- معمولی طور پر ہر روز کھایا جاتا ہے مگر اس میں وہ لطف نہیں جو لطف اس کھانے میں ہوتا ہے جو مثلاً سفر کے بعد بھوک کی شدت سے حاصل ہوتا ہے- وضع دنیا کی ایسی واقع ہوئی ہے کہ درد کے بعد ہی راحت حاصل ہوتی ہے-"

پس مصائب اور شدائد کے دنوں کو برا کہنے کی بجائے ان پر صبر اور تحمل کیا جائے- خدا کی طرف رجوع کیا جائے اس سے دعا کی جائے تو جب وہ دعا قبول ہوگی اور مشکلات اور شدائد کا خاتمہ ہو جائے گا- تو ایک ایسی مزیدار راحت ملے گی جو خوشی کے دنوں میں بھی حاصل نہیں ہوتی پس حضرت صاحب کے ان ارشادات کے پیش نظر ہمارا فرض ہے کہ ہم تلخ زندگی اور مصائب اور شدائد پر صبر اور تحمل سے کام لیں اور اس بات کو محسوس کرنے کی کوشش کریں کہ جب یہ دن گزر جاتے ہیں تو کتنی راحت نصیب ہوتی ہے- اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنی مشکلات پر صبر اور تحمل سے کام لے سکیں-

---

○

سامنے ہو نگاہ کے دُور بھی ہو نگاہ سے
اس کیفیت کو کیا کہوں ہجر ہے یا وصال ہے؟

میں نے تو دل کا ماجرا آپ سے برملا کہا
مجھ پہ نہیں ہے اعتماد، آپ کو بھی، کمال ہے!

قاشیں لذیذ عمر بھر پائی ہیں ان سے تو اگر
کڑوی کوئی ملے کبھی، شکوہ ہو کیا مجال ہے

اپنوں کے رنگ دیکھ کر غیروں کے ڈھنگ دیکھ کر
مجھ کو بڑا ملال ہے آپ کا کیا خیال ہے

باادب بانصیب لوگ، باوضع باضمیر لوگ
ہوں گے تو یہ عجیب لوگ اب بھی، مگر محال ہے

کوئی نہ اب سکھی رہے رہزن ہیں تاک میں لگے
کیسے متاعِ جاں بچے، درپیش یہ سوال ہے

لگتا ہے ہو گیا ہے کچھ، لگتا ہے کھو گیا ہے کچھ
لگتا ہے چِھن گیا ہے کچھ، وہم ہے یا خیال ہے

وقت کا ٹوٹتا بدن شام کی سرمئی تھکن
آنکھوں میں جاگتی لگن دل کا عجیب حال ہے

امتہ الباری ناصر

ماں باپ کے جو دل میں محبّت کا ہے خیال
یہ بھی خدا کے پیار کا عکسِ جمیل ہے
بچّے تو مانگ سکتے نہیں اپنی حاجتیں
بِن مانگے اس کے دینے کی یہ اک دلیل ہے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ جمعدار شرافت احمد صاحب پنشنر کارکن دفتر وقف جدید ربوہ بیان کرتی ہیں:-

پہلی دفعہ قادیان مجھے جلسہ سالانہ 1934ء پر آنے کا موقعہ ملا۔ حکیم محمد عمر صاحب کی چھوٹی اہلیہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کی معیت میں مجھے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان کی خواتین سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ مجھ پر ان کے حسن واخلاق اور محبت کا خاص اثر ہوا۔ حضرت اماں جان اور سیدہ ام طاہر دونوں مجھ سے اس محبت اور شفقت سے ملیں کہ میرا دل چاہتا تھا کہ ہر وقت ان کی خدمت میں رہوں۔ بعض مخصوص حالات کی وجہ سے جو غم اور دکھ پہنچا تھا وہ سب دور ہو گیا میں حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہوتی تو آپ کا جسم دبانے لگتی۔ اور آپ مجھے میٹھی میٹھی باتوں میں ہی چھوٹی چھوٹی نصیحتیں فرماتی رہتی تھیں۔ فرماتیں کہ رشیدہ کہانی سناؤ۔ میں کوئی کہانی سناتی تو فرماتیں کہ اس کہانی سے تم نے کیا سبق سیکھا ہے۔ پھر مجھے اس کہانی ہی سے نصیحت کی باتیں بتاتیں۔آپ کی ملاقات کے بعد میں حضرت آپا جان (ام طاہر احمد صاحب) کی خدمت میں چلی جاتی تو آپ مجھے نہایت محبت اور پیار سے اپنے پاس چارپائی یا تخت پوش پر جگہ دیتیں۔ میں کوشش کرتی کہ نیچے فرش پر بیٹھوں مگر آپ کو یہ ہرگز گوارا نہ ہوتا۔ اور بعض دفعہ آپ مجھے سختی سے فرماتیں کہ میں نے تم کو یہاں بیٹھنے کو کہا ہے تو تم نیچے کیوں بیٹھتی ہو۔ بلکہ ایک دفعہ فرمایا الامر فوق الادب اور مجھے بازو سے پکڑ کر اپنے پاس ہی بٹھا لیا۔ کچھ دیر بعد آپ کے خاندان کی بعض خواتین تشریف لائیں اور مجھے آپ کے پاس بیٹھا دیکھ کر استفسار کیا تو فرمایا کہ "ہمارے خاندان میں اس کا دودھ آیا ہوا ہے۔ یہ میاں رفیق کو دودھ پلاتی ہیں" تو انہوں نے کہا بہت خوب۔ اور پھر ہمارے پاس ہی تخت پوش پر بیٹھ گئیں۔

آپ کا یہ پیار کا اور محبت ہی کا برتاؤ تھا۔ کہ میرے جیسی اکھڈ دیہاتی ماحول میں پلی ہوئی یہی چاہتی تھی کہ ہر وقت آپ کے پاس ہی رہوں۔ اب بھی آپ کی یاد سے آنسو آجاتے ہیں۔ آپ کا ہر ایک سے ایک جیسا سلوک تھا۔ ایک غریب سے غریب عورت بھی یہی خیال کرتی تھی کہ آپ کا اور اس کا جو تعلق ہے وہ کسی اور کا نہیں ہو سکتا۔ میاں رفیق احمد کو دودھ پلانے کی سعادت بھی آپ ہی کی وجہ سے مجھے حاصل ہوئی۔ ایک دن میں حضرت اماں جان کے پاس بیٹھی تھی کہ کسی نے ذکر کیا کہ میاں رفیق کو دودھ پلانے والی عورت کہیں چلی گئی ہے۔ میں نے یونہی کہہ دیا کہ دودھ پلانے میں کیا ہے۔ میں ہی دودھ پلائے دیتی ہوں مگر میرے خاوند سے اجازت لینی ہوگی۔ اور وہ سندھ میں ہیں۔ یہ بات فوراً حضرت صاحب کو کسی نے پہنچا دی۔ اسی وقت مجھے بلایا گیا۔ وہاں حضرت آپا جان بھی تھیں فرمانے لگیں۔ رشیدہ تم رفیق کو دودھ پلاؤ میں نے عرض کیا کہ اس میں کوئی حرج تو نہیں مگر پہلے میرے خاوند سے اجازت لینی چاہئے۔ حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا کیا میرا حق نہیں ہے کہ تم کو اجازت دوں۔ کیا میں تمہارا روحانی باپ نہیں ہوں۔ اس پر آپا جان نے بہت تائید کی کہ ہاں ہاں رشیدہ اب ٹھیک ہے۔ تم رفیق کو دودھ پلاؤ۔ چنانچہ میں نے پلانا شروع کر دیا۔

محترمہ آپا جان سے میری ایک گونہ بے تکلفی ہی تھی۔ اور آپ بھی میرا بڑا لحاظ کرتی تھیں۔ ایک دفعہ فرمانے لگیں کہ "رشیدہ تم وقار سے رہا کرو۔ تم کو معلوم نہیں کہ تم کس کی بہو ہو۔ تمہارے خسر (حضرت مولوی جلال الدین صاحب) مین پوری میں داعی الی اللہ تھے۔ اور وہیں انہوں نے وفات پائی۔ حضرت صاحب ان کی بہت قدر کیا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے وہ ایک دفعہ حضرت صاحب سے ملاقات کرنے کے لئے آئے میں بھی ملاقات کرنے والے کمرہ سے ملحقہ کمرہ میں بیٹھی کام کر رہی تھی۔ ان کی ملاقات کا وقت ختم ہوا تو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے اطلاعی گھنٹی بجی وہ جانے لگے تو حضرت صاحب نے فرمایا۔ مولوی صاحب ٹھہریں اور حضرت صاحب نے باتیں شروع کر دیں۔ کچھ وقت بعد پھر اطلاعی گھنٹی بجی۔ مولوی صاحب جانے لگے تو آپ نے پھر روک لیا۔ اور ملاقات کرانے والے کارکن کو کہہ دیا کہ آپ گھنٹی نہ بجائیں۔ جب میں مولوی صاحب کو فارغ کروں گا وہ تبھی جائیں گے۔ اس کے بعد بہت دیر تک حضرت صاحب ان سے باتیں کرتے رہے اس لئے میں نصیحت کرتی ہوں کہ وقار سے رہا کرو۔"

میں کبھی افسردگی کی بات کرتی تو آپ تسلی دیتیں کہ تم کو جس چیز کی ضرورت ہو مجھ سے کہا کرو۔ میرے ساتھ آپ کا سلوک ایک شفیق ماں کی طرح تھا۔ جب میں قادیان میں ہوتی تو ہفتہ میں ایک دفعہ ضرور آپ کے پاس حاضر ہوتی۔ اگر آپ نے کوٹھی جانا ہوتا تو آپ پہلے ہی مطلع فرماتیں کہ فلاں دن میں نے کوٹھی جانا ہے اور اتنے دن وہاں رہوں گی۔ تم وہاں آجانا اور میں وہاں آجاتی کیونکہ آپ کو پتہ تھا کہ میں آپ کے پاس ضرور آؤں گی۔

میں نے آپ کو بہت پابند اصول پایا۔ اس وقت آپ کسی کی رعایت نہیں کرتی تھیں۔ بلکہ کڑی نگرانی کرتی تھیں۔ آپ لجنہ اماء اللہ کی صدر تھیں۔ ایک دفعہ لجنہ کی طرف سے حکم ہوا کہ تمام عورتیں پوری آستینوں والا برقعہ پہنا کریں۔ ہر ہفتہ آپا جان کے مکان پر حضرت صاحب عورتوں میں درس دیتے تھے۔ ایک دفعہ میں غلطی سے سفید آستینوں والا برقعہ پہن کر آ گئی۔ آپ نے یہ دیکھ کر غصہ سے کہا رشیدہ یہ کیا ابھی واپس جاؤ اور دوسرا برقعہ پہن کر آؤ۔ میں نے دیکھا کہ آپ ناراض ہیں۔ اور سوچنے لگی کہ اپنے مکان پر محلہ دارالرحمت واپس جاؤں تو درس ختم ہو جائے گا اور آپا جان اس برقعہ کے ساتھ وہاں بیٹھنے نہیں دیں گی۔ اب کروں تو کیا کروں۔ میں نے نیچے جا کر برقعہ دربان کی طرف پھینک دیا کہ بابا جی اس کو اپنے پاس رکھو اور میں خود دوپٹہ اوڑھ کر اوپر چلی گئی آپا جان نے جب مجھے اس حالت میں دیکھا تو آپ کو ہنسی آ گئی اور فرمانے لگیں تم بہت شریر ہو۔ اچھا بیٹھ جاؤ آئندہ ایسی غلطی نہ کرنا۔ میں نے وہیں دونوں ہاتھ کانوں کو لگائے کہ آئندہ ایسا نہیں کروں گی۔

آپ بچوں کی تربیت بہت اچھے رنگ میں فرماتی تھیں۔ اپنی اولاد میں کوئی نقص کی بات دیکھتیں تو اسی وقت اصلاح کی کوشش فرماتیں' ایک دفعہ میں میاں رفیق احمد صاحب کی رضاعت کے ایام میں حضرت امی جان (حضرت ام ناصر صاحبہ) کے پاس سے آپا جان کے پاس آئی تو دیکھا کہ میاں خلیل احمد صاحب اور میاں طاہر احمد صاحب جو دونوں ابھی بچے ہی تھے (عبادت) کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا کس وقت کی (عبادت) ہے تو فرمانے لگیں کہ میاں لالی اور طاہری دن بھر کی عبادت کر رہے ہیں۔ یہ کہہ کر آپ بہت ہنسیں۔ میں نے حضرت صاحب کو وہاں ٹہلتے ہوئے دیکھا تو حضرت امی جان کے پاس آگئیں۔ معلوم نہیں یہ بچے کتنی دیر تک (عبادت) کرتے رہے۔

ایک دفعہ میں آپ سے ملنے کے لئے کوٹھی گئی تو وہاں آپ کی ایک صاحبزادی بی بی باچھی یا بی بی حکمی (صاحبزادی امتہ الباسط صاحبہ یا صاحبزادی امتہ الحکیم صاحبہ) مسالہ پیس رہی تھیں میں نے کہا لاؤ آپا جان میں پیس دوں اس کے تو چھوٹے چھوٹے ہاتھ ہیں۔ یہ تھک جائیں گے۔ تو آپ نے بڑے رعب سے فرمایا کیوں اس نے کام نہیں سیکھنا۔ کبھی یہ عورت نہیں بنے گی۔

جب آپ آخری بار بیمار ہوئیں تو میں عیادت کو جاتی تو آپ کی تکلیف دیکھ کر مجھے رونا آجاتا۔ آپ مجھے تسلی دیتیں کہ رشیدہ فکر نہ کرو میں اللہ کے فضل سے تندرست ہو جاؤں گی تم میرے لئے دعائیں کرتی رہا کرو۔ مگر افسوس کہ جس بات کا مجھے خدشہ تھا۔ وہی ہوا۔ اور آپا جان ہم سب کو چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں۔

ایک اچھی بات

خدا کے بندوں کو چاہئے کہ دلوں کو صاف کریں اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالیں۔ نفاق اور دورنگی سے ہر ایک کو راضی کیا جا سکتا ہے مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لانا ہوتا ہے۔

یاد رکھئے

1882ء میں براہین احمدیہ حصہ سوئم کی اشاعت ہوئی۔ اسی سال حضرت صاحب نے نشان نمائی کی دعوت دی اور حضرت مولانا نورالدین صاحب بعد میں حضرت صاحب کے پہلے جانشین کو اسی سال حضرت صاحب کے نام سے واقفیت ہوئی۔

1883ء میں بیت مبارک کی تعمیر کا آغاز ہوا اور 9۔ اکتوبر کو اس بیت کی تکمیل ہوئی 1883ء ہی کو مرزا غلام قادر صاحب جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بڑے بھائی تھے وفات پا گئے بانی آریہ سماج پنڈت دیانند جی سرسوتی پر اتمام حجت اور ان کو قادیان آنے کی دعوت دی گئی۔

1884ء میں حضرت صاحب نے لدھیانہ کا سفر اختیار کیا۔ ایک دفعہ پھر اکتوبر میں لدھیانہ اور مالیر کوٹلہ کے سفر پر تشریف لے گئے۔ انبالہ چھاؤنی میں آپ تشریف فرما ہوئے۔ منشی عبداللہ سنوری صاحب کی درخواست پر سفر سنور اور راستے میں پٹیالہ میں مختصر قیام فرمایا۔ اس موقعہ پر وزیر اعظم پٹیالہ سید محمد حسن صاحب کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا۔ 17۔ نومبر کو حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ سے دلی میں حضرت صاحب کا نکاح ہوا اور رخصتانہ۔

مارچ 1885ء میں ایک اشتہار بیس ہزار کی تعداد میں اردو اور انگریزی میں طبع کروا کر ایشیا یورپ اور امریکہ کے تمام بڑے بڑے مذہبی لیڈروں اور سیاسی مدبروں اور دانشوروں کو بھیجا گیا۔ اس زمانہ کی کوئی نامور اور معزز شخصیت ایسی نہ تھی جس تک یہ آوازنہ پہنچائی گئی ہو۔ 10۔ جولائی کو حضرت صاحب کے کپڑوں پر سرخی کے چھینٹے پڑے۔ 19۔ نومبر کو پنڈت لیکھرام قادیان آئے اور دو ماہ تک حضرت صاحب کے خلاف بولتے رہے اور حضرت صاحب نے غیر معمولی طور پر صبر کا مظاہرہ کیا۔ دسمبر میں منشی احمد جان صاحب کی وفات پر حضرت

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب

محترمہ امتہ الحیٔ صاحبہ

22-جولائی 96ء کو میری رفیقہ حیات محترمہ امتہ الحیٔ 56 سالہ رفاقت کو خیرباد کہتے ہوئے اس دنیا سے گزر گئیں۔ آپ نے ستر سال عمر پائی۔ اس اثناء میں اللہ تعالیٰ نے انہیں چار بیٹے اور دو بیٹیاں دیں۔ سب سے بڑے لڑکے عزیز محمد اسماعیل وسیم ایم۔ اے امریکہ میں ہوتے ہیں۔ جماعتی کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ خود بھی اول وقت میں ہر عبادت ادا کرتیں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتیں۔ میرا دماغ ابھی تک امتہ الحیٔ کے ہمیشہ کے لئے اس دنیا کو چھوڑ جانے کی حقیقت کو تسلیم نہیں کرتا اور اکھڑا اکھڑا سا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا اور حکم کے مطابق اسے اپنانا ہی پڑے گا۔

دو باتیں خاص طور پر امتہ الحیٔ کی صلاحیت اور دینداری پر دال ہیں مرکز سلسلہ سے گہری وابستگی اور امام جماعت سے مثالی عقیدت جس میں خاندان حضرت بانی سلسلہ سے نیاز مندانہ تعلقات جو دراصل دو طرفہ تھے نمایاں نظر آتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ خاندان کی جملہ معروف اور علو مرتبت مستورات نے امتہ الحیٔ کی وفات پر نہایت رنج و غم کا اظہار کیا اور ہمارے غم میں شریک ہوئیں۔

حضرت سیدہ ام متین ان کی فوتیدگی کی خبر ملتے ہی تعزیت کے لئے باوجود ناسازی طبع کے غریب خانہ پر تشریف لائیں۔ ایک نہیں دو دفعہ۔ حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ نے اپنی بیماری کی وجہ سے صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو تعزیت کا خط دے کر بھجوایا اور لکھا کہ بے تکلفی تو پرانی تھی۔ لیکن جب امتہ الحیٔ نے دارالعلوم اور دارالبرکات کی صدر لجنہ کے طور پر اجلاس میں شرکت شروع کی۔ ہمارے تعلقات اور بھی زیادہ قریبی ہو گئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے خاص عقیدت کا تعلق رہا۔ اور حضرت صاحب کے لندن تشریف لے جانے کے بعد حضرت صاحب سے دعائیں اور برکت لیتے رہنے کی غرض سے باقاعدہ خط و کتابت جاری رکھی۔ حضرت صاحب نے امتہ الحیٔ کی وفات کی خبر ملتے ہی خاکسار کو تعزیتی خط لکھا۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو ہدایت دی کہ وہ حضرت صاحب کی طرف سے ہمارے گھر کھانا بھجوا دیں۔ اس ارشاد کی کماحقہ' تعمیل کی گئی۔

امتہ الحیٔ نے اپنے گھر کو اپنے غیراز جماعت رشتہ داروں سے منسلک رکھا۔ ہماری ہر تقریب میں بلا لحاظ اختلاف عقیدہ ہمارے رشتہ دار ہمارے ہاں آتے رہے۔ اور سوشل تعلقات کے راستہ میں احمدی اور غیراز جماعت کا مسئلہ کبھی بھی حائل نہ ہوا۔ ہم ان کے ہاں اور وہ ہمارے ہاں محبت اور قربت حاصل کرنے کے جذبہ سے آتے رہے یہاں تک کہ امتہ الحیٔ کی وفات پر ہمارے سبھی غیراز جماعت عزیز تعزیت اور یکجہتی کا اظہار کرنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائے اور لا رہے ہیں۔ اور دکھ اور الم کا دلی اظہار کرنے میں ہمارے احمدی عزیزوں کی طرح امتہ الحیٔ کے محاسن اور اوصاف حمیدہ کا ورد کرتے رہے اور کر رہے ہیں اپنے گھر کو اپنے خاندان کے لئے مرکز بنا دینا یہ امتہ الحیٔ کے کردار کا کرشمہ ہے۔

اس لحاظ سے یہ کہنا بھی حقیقت کا اظہار ہو گا کہ امتہ الحیٔ نے اپنے احمدی عزیزوں کے لئے ربوہ بار بار آنے اور مرکز سلسلہ کی نعمتوں سے بہرہ ور ہونے کا ذریعہ بننے کی سعادت پائی۔ اور اپنے حسن سلوک سے غیراز جماعت رشتہ داروں کو بھی اپنی طرف کھینچے رکھنے کی صلاحیت نے ہم سب کو یک جان کر دیا۔ ان کی اس نیکی کا اجر اس کو ملتا رہے گا۔ ان کی دونوں بیٹیوں۔ عزیزہ امتہ القیوم اور عزیزہ امتہ الرشید جن کے نام حضرت امام الثانی نے رکھے ربوہ میں سکونت پذیر ہیں امتہ الرشید شاہد سعدی صاحب کی بیوی اور امتہ القیوم عزیزم عمر دراز گوندل صاحب کی اہلیہ ہیں جو کہ کچھ عرصہ سے ہمارے ساتھ مہر منزل میں ہی رہتی ہیں اور اس جہت سے امتہ الحی کے بعد بظاہر مکانیت کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے میری تنہائی کو دور کرنے اور اس صدمہ کو برداشت کرنے کے قابل بنانے میں میرے لئے سہولت پیدا کر دی ہے۔

لیکن بچے بہر حال بچے اور بیوی۔ بیوی ہی ہوتی ہے۔ بیوی کا خاوند کے لئے اور پھر بیوی بھی ایسی جو کلام الٰہی کے ارشاد کے مطابق لباس کی طرح ساتھ رہی ہو۔ اور خاوند کی ضروریات کا عسر و یسر بیماری اور صحت کے ادوار میں خیال رکھا ہو وہ تو بھلائے بھول نہیں سکتی۔

امتہ الحیٔ کی وفات پر ایک طبقہ کی مستورات جو خاص طور پر میرے نوٹس میں آئیں وہ ربوہ اور ارد گرد کے دیہات کی نسبتاً نادار اور وسائل سے محروم تھیں۔ ان کو امتہ الحیٔ کی رحلت کا دلی دکھ تھا۔ ان کے نزدیک وہ ان کی ہمدرد اور خیر خواہ تھیں۔ ایسی کہ جو ان کی ضروریات خاموشی سے پوری کر دیتی تھیں۔ پھر حاجت مند کی حاجت روائی کرنا اس کی طبیعت کا خاصہ تھا۔ صدقہ و خیرات دیتے رہنا ان کی فطرت میں داخل تھا۔ جب کبھی وہ کوئی منذر خواب دیکھتیں۔ ایک بکرا صدقہ کے طور پر دیتیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی زندگی میں ہمارے گھر کو برکتوں سے مالا مال کئے رکھا۔ دعا ہے کہ آئندہ بھی کرتا رہے۔

امتہ الحیٔ کو ایک خاص امتیاز بھی حاصل تھا۔ 1940ء میں حضرت امام جماعت الثانی نے ازراہ شفقت ان کا ولی بن کر میرا نکاح ان سے پڑھایا تھا۔ امام وقت کی ولائت میں شادی منعقد ہونا۔ ایک بہت نایاب سعادت ہے۔ جو امتہ الحیٔ کو حاصل تھی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا۔

امتہ الحیٔ نے ہر لحاظ سے کامیاب زندگی گزاری اپنی سعادت اور عقیدت کی وجہ سے ائمہ کرام کے نرم گوشوں سے وافر حصہ پا کر اولاد کی عمدہ تربیت کی۔ اپنے گھر کو اپنے بیسیوں رشتہ داروں کے لئے مرکز بنا کر سلسلہ کی مرکزیت کو تقویت دی۔ صدقہ و خیرات طوعی چندہ جات رضا و رغبت سے ادا کرنا اس کا خاصہ تھا۔ اپنے طور پر طوعی چندوں کو اپنے ذمہ لے رکھا تھا۔ تاکہ اہل خانہ کسی طور سے بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے میدان میں کسی دوسرے سے پیچھے نہ رہ جائیں۔ بہت ہی اعلیٰ صلاحیتوں کی مالک تھیں۔ بات کرنے کا سلیقہ آتا تھا اور ہر مجلس میں فعال کردار ادا کرنا اس کی فطرت میں شامل تھا۔

مختصر یہ کہ میری بیوی بے حد مخلص اور احمدیت کی فدائی تھیں۔ اور اپنا عہد بیعت عمدگی سے نبھایا اللہ تعالیٰ پسماندگان کو اس کے نیک کردار کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

ریویو آف ریلیجنز

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے متعلق اخبار الفضل مورخہ 19- فروری 1926ء میں شائع شدہ ایک مفید نوٹ۔ آپ نے فرمایا۔

"جب سے انگریزی رسالہ ولایت سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اس کی چھپائی۔ کاغذ۔ تصاویر اور ترتیب مضامین کے لحاظ سے اس میں ایک خاص شان پیدا ہو گئی ہے مکرمی درد صاحب و محی ملک صاحب یورپ کی ضروریات اور مذاق کے مطابق اس کی تالیف و نمود میں نمایاں ترقی کر رہے ہیں۔ اس کے ذریعے سے مغربی ممالک میں دین حق کی ایک حقیقی تصویر پیش کی جا رہی ہے۔ اور دین حق اور اس کے پیرو کاروں کی صحیح نمائندگی ہو رہی ہے حضرت درد نے بانی دین حق کی محبت میں اپنے دردناک دل کا اظہار مقدمہ کارٹون پر پر زور اندفاع کے ساتھ کرتے ہوئے اہل یورپ پر اپنا فتح مندانہ رعب بٹھلا دیا ہے۔ لنڈن سے ایک رسالہ کی ضرورت میں اس دن سے محسوس کر رہا تھا جس دن میں نے زمین انگلستان پر 1917ء میں قدم رکھا اور بارہا برادران عبداللہ۔ سیال اور نیر کے ساتھ اس کے متعلق مشورہ ہوا اور سکیمیں تیار ہوئیں۔ مگر ہر کام کے واسطے ایک وقت مقدر ہوتا ہے۔ اور اس میگزین کے اجرائے از لنڈن کے واسطے یہی مقدر تھا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے پہلے ورود یورپ کی یادگار بننے کا اسے افتخار حاصل ہو۔ (سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے) یہ رسالہ یورپ سے جاری ہو گیا۔ اور گزشتہ ایک سال کا تجربہ شاہد ہے کہ اس کے ذریعہ سے جس قدر اشاعت نہ صرف انگلینڈ میں بلکہ دیگر بلاد یورپ امریکہ میں ہو رہی ہے وہ بہت ہی قابل قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید قوی ہے کہ جلد وہ وقت بھی آ جائے گا۔ کہ یہ رسالہ اپنی کثرت خریداری کے سبب اپنے اخراجات کو خود ہی برداشت کر لے۔ لیکن سردست اس امر کی ضرورت بلکہ اشد ضرورت ہے کہ احمدیان ہندوستان اس انگریزی رسالہ کی اشاعت میں ایک خاص حصہ لیں۔ اور یہ تین طرح سے ہو سکتا ہے۔

(1) ایک یہ کہ سب احمدی احباب جو انگریزی جانتے ہیں وہ سب اس کے خریدار ہوں۔ خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں بہت سے لوگ اس مذاق کے ہوتے ہیں کہ وہ کسی کتاب کو تو نہیں پڑھتے مگر رسالہ یا اخبار انہیں دے دیا جائے تو اسے پڑھ لیتے ہیں۔

(2) آج کل تمام شہروں میں لائبریریاں اور کتب خانے کھل رہے ہیں۔ احباب اپنی طرف سے قیمت ادا کر کے ان کتب خانوں میں یہ رسالہ بھجوائیں۔ فرداً فرداً احباب ایسا کریں یا کسی مقامی جماعت کی طرف سے ایسا رسالہ جاری کیا جائے۔

(3) سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ یورپ امریکہ کے معززین کے نام یہ رسالہ کچھ عرصہ کے واسطے مفت جاری کیا جائے تاکہ ان کو کچھ عرصہ مفت پڑھنے کے بعد اس کی قدر و منزلت معلوم ہو۔ اور وہ پھر اپنی قیمت ادا کر کے اس کی خریداری کریں۔ ہمارے پاس ایسے لائق اشخاص کی ایک بہت بڑی فہرست ہے۔ اور ہم ایسا بھی انتظام کر سکتے ہیں کہ جس معزز جنٹلمین یا لیڈی کے نام کسی ہندوستانی بھائی یا بہن کی ادا کردہ قیمت سے رسالہ جاری کیا جائے ان کی آپس میں خط و کتابت کا سلسلہ بھی جاری کرا دیا جائے۔ احباب کرام اس طرف بہت جلد توجہ فرمائیں۔

اس وقت حضرت مفتی محمد صادق صاحب رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی کے مینجر بھی تھے اور ناظر امور خارجیہ بھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد سعید احمد- لاہور چھاؤنی

جو میں نے خود سنا

غالباً 51-1950ء کی بات ہے کہ بیت دہلی دروازہ جماعت احمدیہ کی اجتماعی مساعی کا مرکز تھا۔ اس وقت لاہور شہر میں حضرت بانی جماعت احمدیہ (آپ پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں) کے کئی ایک رفقاء تھے۔ ایک دفعہ جمعہ کے روز دوپہر کی عبادت کے بعد خاکسار نے بیت دہلی دروازہ میں حضرت حکیم محمد حسین صاحب المعروف مرہم عیسیٰ والے کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ حضرت صاحب سے فیضیاب ہونے کا کوئی ایسا واقعہ سنائیں جس سے معلوم ہو کہ رفقاء نے حضرت صاحب کے طفیل زندہ خدا دیکھا۔

حضرت حکیم صاحب نے بیان فرمایا کہ ہم چار پانچ دوست قریباً ہر ہفتہ صحبت صالحین کی غرض سے لاہور سے قادیان جایا کرتے تھے۔ بٹالہ سے قادیان کا قریباً 12 میل کا فاصلہ اگر یکہ نہ ملتا تو پیدل ہی طے ہوتا۔ یہی حال واپسی پر ہوتا۔ ایسی ہی ایک زیارت کے موقعہ کا واقعہ ہے کہ ہم نے واپسی کے لئے حضرت صاحب سے اجازت چاہی تو جواب ملا کہ انتظار کریں۔ میں ایک بہت اہم کتاب لکھ رہا ہوں جو جلد شائع ہونی ہے۔ مسودہ ابھی مکمل نہیں ہوا۔ ہم ذرا پریشان ہوئے کہ ریل گاڑی جس پر بٹالہ سے سوار ہونا تھا وہ تو نکل جائے گی۔ ایک دو دفعہ یاددہانی کرائی تو ارشاد ہوا کہ انتظار کریں۔ قریباً تین گھنٹے کے بعد حضرت صاحب باہر تشریف لائے اور کتاب کا مسودہ ہمیں دیتے ہوئے فرمایا کہ جلد واپس جائیں اور فلاں شخص کو دیدیں اور انہیں میری طرف سے جلدی چھاپنے کی تاکید کریں۔ اب ہم سب سوچ رہے تھے کہ گاڑی تو بٹالہ اسٹیشن سے چلی گئی ہوگی۔ ہماری جلدی کرنے کا کیا فائدہ مگر ہمیں اطاعت امام کا پورا پاس تھا۔ اس لئے اجازت لے کر ہم فوراً روانہ ہو گئے اور فیصلہ کیا کہ جلدی جانے کا حکم ہے اس لئے جوتیاں اتاریں اور حتی المقدور دوڑتے ہوئے بٹالہ جائیں جونہی ہم بٹالہ ریلوے اسٹیشن پر پہنچے تو ریل گاڑی کھڑی نظر آئی۔ پہلے ہم نے خیال کیا کہ یہ گاڑی شاید کہیں اور جانے والی ہو مگر دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ہماری مطلوبہ ریل گاڑی ہی تھی۔ اس کا انجن خراب ہو گیا تھا اور ابھی ابھی ٹھیک ہوا تھا۔ ہم نے ٹکٹ خریدے اور سوار ہو گئے۔ زندہ خدا نے اشاعت حق کی تڑپ کو قبول فرمایا اور ریل گاڑی اس وقت تک نہ چلنے دی جب تک مسودہ بردار سوار نہ ہو گئے۔

1954ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں خاکسار کو شرکت کا موقعہ ملا۔ قریباً دو صد زائرین لاہور سے روانہ ہو کر بسوں کے ذریعہ نصف رات کے وقت قادیان پہنچے۔ استقبال کے لئے چاق و چوبند درویشان قادیان منتظر تھے جن میں رفیق بانی جماعت احمدیہ حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی بھی شامل تھے۔ دراز قد، منحنی جسم، نورانی چہرہ، معمر ہونے کے باوجود پوری طرح مستعد، ہر زائر سے معانقہ کرتے اور رقت طاری ہو جاتی تھی۔ ان کی اس حالت کو دیکھ کر میں نے خیال کیا کہ زمانہ درویشی کے حالات پر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا ہے یا زائرین کو دیکھ کر پاکستان میں بسنے والے اپنے اہل و عیال یاد آ گئے ہیں یا قبل از تقسیم ملک کے زمانہ کے سالانہ جلسوں کی رونق یاد آ رہی ہے اور اس بے بسی کے ماحول کی گھٹن نے بیتاب کر دیا ہے مگر مجھے حضرت بھائی صاحب سے اصل حقیقت معلوم کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

اتفاق کی بات ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان کے اختتام کے چند دنوں بعد حضرت بھائی صاحب لاہور تشریف لائے۔ جمعہ کے روز دوپہر کی اجتماعی عبادت بیت دہلی دروازہ میں ادا کی۔ بعد ازاں احباب جماعت سے ملے اور وہی قادیان میں قافلہ زائرین کے استقبال والا نظارہ دیکھا گیا۔ آخر میں جب حضرت بھائی صاحب کے پاس چند ایک احباب رہ گئے تو خاکسار نے ہمت کر کے ان سے پوچھا کہ احمدیوں سے ملاقات کے موقعہ پر پیار بھرے معانقہ اور رقت کی وجہ کیا ہے۔ پہلے تو مجھے غور سے دیکھا پھر فرمایا تمہاری عمر بہت چھوٹی ہے تم نہیں سمجھو گے۔ بات یہ ہے کہ میں بہت چھوٹا تھا قریباً 12/14 سال کا جب احمدیت قبول کی۔ قادیان کی بستی بہت چھوٹی تھی۔ آبادی بھی کم تھی۔ بیت المبارک میں پنجگانہ عبادت کے وقت حاضری مختصر ہوتی۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ اکثر و بیشتر عبادت کے بعد احباب میں تشریف فرما ہوتے اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ ہماری جماعت بہت ترقی کرے گی۔ ساری دنیا میں پھیل جائے گی۔ اس وقت میں اپنی حالت دیکھتا، قادیان کی حالت کو دیکھتا اور حاضرین کی تعداد کو دیکھتا۔ میری چھوٹی سی عقل میں ان پیش خبریوں کو سمجھنے کی طاقت نہیں تھی۔ میں گھنٹوں سوچتا کہ یہ کیسے ہو گا، کب ہو گا، میری زندگی میں ہو گا یا بعد میں، اب جب میں ان سب ... اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھتا ہوں تو ہر احمدی مجھے ان .... کا مورد اور .... نظر آتا ہے تو پھر مجھے اپنا مبارک آقا یاد آ جاتا ہے اور میں بے تاب ہو جاتا ہوں کہ وہ خود تو یہ دیکھے بغیر مولا کریم کے حضور حاضر ہو گئے اور ہم ان کی عظمت کے گواہ بن گئے ہیں۔ اس لئے میرے آنسو خوشی اور غمی کے ہیں۔ آقا کی جدائی کا غم ہے۔

ایک ضلع کے امیر جماعت نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم ہر سال جلسہ سالانہ سے واپس جا کر اگلے جلسہ کی تیاری شروع کر دیتے ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر، پھر جب جلسہ سالانہ پر آنے کا وقت آتا ہے تو کچھ احباب اپنا کرایہ سفر خود ادا کرتے ہیں، بعض کو جماعت نصف یا ایک طرف کا کرایہ ادا کرتی ہے اور بعض کو پورا، اس کے باوجود مالی تنگی کی وجہ سے ایک خاصی تعداد شرکت سے محروم رہ جاتی ہے اور ان کی محرومی کی حالت دیکھی نہیں جاتی۔ چنانچہ اس دفعہ جب احباب جماعت ریلوے اسٹیشن پر روانگی کے لئے جمع ہوئے تو ایک معمر دوست نے بڑی رقت سے امیر صاحب ضلع کو جلسہ سالانہ میں شرکت سے محروم رہ جانے پر اپنے لئے دعا کی درخواست کی اور ایک چونی کا نذرانہ دیا کہ حضرت صاحب کی خدمت میں میری طرف سے پیش کر دیں۔ مگر اس چونی کا نذرانہ حضرت صاحب نے اپنے ہاتھ میں قبول فرما کر اپنی جیب میں ڈالا۔ پتہ نہیں نذرانہ بھجوانے والے نے کس طرح تڑپ تڑپ کر خدا کے حضور مناجات کی ہوں گی، فریاد کی ہو گی، اپنی محرومی کی دہائی دی ہو گی کہ اس کی بھیجی ہوئی چونی کا سکہ قبولیت کے معراج کو پہنچا۔

اسی طرح تقسیم ملک سے بہت پہلے کا واقعہ ہے۔ پشاور کے ایک مخلص احمدی دوست زمانہ کے ہاتھوں ستائے گئے، بڑی پریشانیوں کا سامنا تھا، ہر طرف اندھیرا نظر آتا تھا۔ جب امید کی کوئی کرن نظر نہ آئی تو مجھ سے بیان کیا کہ میں قادیان چلا گیا۔ قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر کا زمانہ تھا۔ ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو حضرت صاحب کی خدمت میں اپنی دکھ بھری داستان بیان کی اور درخواست دعا کی۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہم دعا کریں گے۔ پھر باتیں کرتا رہا اور مغلوب غم ہو کر دوبارہ درخواست دعا کی۔ حضرت صاحب نے وہی جواب ارشاد فرمایا۔ پھر گفتگو ہوتی رہی اور اچانک اپنی بے بسی پر بے اختیار ہو گیا اور عرض کی کہ ابھی ہاتھ اٹھا کر دعا کی جائے۔ اس پر ذرا بلند آواز سے فرمایا "میاں سنو، مجھے خدا نے قدرت ثانیہ کا مظہر بنایا ہے اور جب ہم کہہ دیتے ہیں کہ ہم دعا کریں گے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو جاتی ہے۔ میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا مکلف نہیں"۔

بقیہ صفحہ 3

صاحب نے لدھیانہ کا سفر اختیار کیا اسی سال حضرت مولانا نور الدین صاحب پہلی دفعہ قادیان تشریف لائے۔

22- جنوری 1886ء کو حضرت صاحب چلہ کشی کے لئے ہوشیار پور تشریف لے گئے۔ واپسی 17- مارچ کو ہوئی۔ 20- فروری کو حضرت صاحب نے ایک اشتہار شائع فرمایا جو یکم مارچ کو اخبار ریاض ہند امرتسر میں بطور ضمیمہ شائع ہوا۔

11- سے 14- مارچ تک ہوشیار پور میں ماسٹر مرلی دھر ڈرائنگ ماسٹر سے تحریری مباحثہ ہوا جو تمبر میں سرمہ چشم آریہ کے نام سے شائع ہوا۔

18- مارچ کو پنڈت لیکھرام نے ایک اشتہار شائع کیا۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ کے نیست و نابود ہو جانے کی پیش گوئی کی۔

15- اپریل کو حضرت صاحب کی صاحبزادی عصمت کی ولادت ہوئی جو جولائی 1891ء میں وفات پا گئیں۔ حضرت صاحب نے انبالہ کا سفر اختیار کیا ایک ماہ کے قیام کے بعد 25- نومبر کو قادیان واپس تشریف لے آئے۔

ہماری تاریخ

مشہور و معروف عیسائی مشنری ڈاکٹر زویمر نے اپنے ایک مضمون میں جو بعنوان "ہندوستان میں اسلام" چرچ مشنری ریویو" لنڈن میں چھپا ہے۔ اپنی آمد قادیان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"ہمارا استقبال نہایت گرمجوشی کے ساتھ کیا گیا در حقیقت انہوں نے ایک دوسرے ریلوے سٹیشن پر ہمیں لانے کے لئے آدمی بھیجا (مگر ہم دوسرے رستہ آ گئے) اور ہمیں گھنٹوں کی بجائے دنوں تک قادیان میں ٹھہرنے کی دعوت دی۔ میرے دوست ڈاکٹر محمد صادق صاحب نے جو کہ قبل ازیں ڈی ٹرائٹ اور شکاگو میں کام کر چکے ہیں۔ معذرت کی۔ کہ ہم اس جگہ آپ کی "راکنگ چیئر اور ہنی ڈیو میلن" (امریکن سامان تواضع) سے تواضع نہیں کر سکتے۔ انہوں نے ہماری پوری پوری خاطر و مدارات کی۔ اور ہم نے اس جگہ کے تمام مقامات کو دیکھا۔ مثلاً چھاپہ خانے۔ صیغہ ڈاک صیغہ ترسیل۔ مدرسہ احمدیہ۔ لڑکیوں اور لڑکوں کے مدارس۔ اشاعت و (دعوت الی اللہ) میں ایک سرگرم گروہ۔ یہاں سے نہ صرف ریویو آف ریلیجنز ہی ایک رسالہ شائع ہوتا ہے بلکہ تین اور میگزین بھی اس جگہ سے نکلتے ہیں۔ اور لنڈن پیرس۔ برلن۔ شکاگو۔ سنگاپور اور تمام مشرق قریب کے ساتھ خط و کتابت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ چھوٹے چھوٹے دفاتر ہر قسم کے دستیاب ہونے والے سامان مختلف قسم کی انسائیکلوپیڈیا۔ ڈکشنریوں اور عیسائیت کے خلاف لٹریچر سے بھری پڑی ہیں۔ یہ ایک اسلحہ خانہ ہے جو ناممکن کو ممکن بنانے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ اور ایک زبردست عقیدہ ہے۔ جو پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلا دیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق کا کردوں پر حملہ

عراق نے اپنے علاقے میں کردوں کی بغاوت روکنے کے لئے فوج کشی کی اور عراقی افواج نے کردوں کے دو اہم مراکز اربیل اور سلیمانیہ پر قبضہ کر لیا۔ اس کے نتیجے میں امریکہ اور دیگر مغربی ممالک میں سخت رد عمل ہوا۔ امریکہ اور فرانس نے اپنی افواج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا۔ امریکہ نے عراق کو دھمکی دی کہ وہ اپنی فوجیں فوراً واپس بلا لے۔ عراق نے اپنی کارروائی مکمل کرنے کے بعد اب اربیل سے اپنی فوجوں کو واپس بلا لیا ہے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ ایک طرف تو امریکہ عراق پر برس رہا ہے کہ وہ اپنی فوجوں کو اپنے ہی ملک میں کارروائی کرنے سے روکے اور دوسری طرف عراق کے ہمسایہ ملک ایران نے الزام لگایا ہے کہ عراق نے یہ حملہ امریکہ کی ملی بھگت سے کیا ہے۔

ایرانی پارلیمنٹ کے سپیکر علی اکبر ناطق نوری نے گزشتہ روز پارلیمنٹ میں کہا کہ عراق کی فوجوں نے شمالی عراق میں کردوں پر حملہ امریکہ کی منظوری سے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کی منظوری کے بغیر عراق کردوں کے علاقہ میں فوجی کارروائی کا قدم نہیں اٹھا سکتا۔

صدر کلنٹن نے جو اپنی انتخابی مہم میں مصروف ہیں عراق کو انتباہ کیا کہ وہ اپنی فوجیں واپس لے جائے۔

عراق کی حکومت کا کہنا ہے کہ اس نے یہ کارروائی کردوں کے ایک دھڑے کردستان ڈیموکریٹک پارٹی کی اس درخواست پر کی کہ اس کی حریف تنظیم پیٹریاٹک یونین آف کردستان کے خلاف لڑائی میں اس کی مدد کرے۔ عراق کی فوجوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ اس کی فوجوں نے اپنا مشن پورا کر لیا ہے۔

ادھر امریکی وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے کہا ہے کہ وہ عراق کے اس دعوے پر اعتبار نہیں کرتے کہ اس کی فوجیں اپنا کام مکمل کر کے واپس آجائیں گی۔

کرد قبائل عراق ایران اور ترکی کی سرحدوں سے ملنے والے ایک وسیع علاقے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ تینوں ملکوں کی حکومتیں آئے دن ان کے خلاف کارروائیاں کرتی رہتی ہیں کرد بھی اپنی کارروائیاں جاری رکھتے ہیں۔ گزشتہ سال ترکی نے کردوں کے خلاف وسیع پیمانے پر کارروائی کی تھی جس کا عالمی دنیا میں سخت رد عمل بھی ہوا تھا۔

○○○

یاسر عرفات کی وارننگ

فلسطینی ریاست کے صدر مسٹر یاسر عرفات نے گزشتہ روز مغربی کنارے کے شہر نابلوس میں طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل کی نئی دائیں بازو کی حکومت مشرق وسطیٰ امن مذاکرات میں رکاوٹیں ڈال رہی ہے۔ جس کے نتیجے میں فلسطینی عوام اپنی سیاسی حکمت عملی کو تبدیل کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ مسٹر یاسر عرفات نے خبردار کیا کہ اگر اسرائیل کی جانب سے مشرق وسطیٰ امن مذاکرات میں رکاوٹیں جاری رہیں تو فلسطینی عوام تشدد کی پالیسی پر گامزن ہو سکتے ہیں۔

ادھر شام نے اسرائیل کی نئی حکومت کی انتہا پسندانہ پالیسیوں پر کڑی تنقید کرتے ہوئے اسے خبردار کیا ہے کہ اس کی یہ پالیسیاں علاقے میں خطرناک اور تباہ کن صورت حال پیدا کر دیں گی۔ شامی حکومت کے ایک ترجمان اخبار نے کہا ہے کہ مقبوضہ عرب علاقوں میں یہودی بستیوں کے توسیعی منصوبے سے اسرائیل کی امن دشمن پالیسیوں کا پردہ چاک ہو گیا ہے حکومت کے ایک اور اخبار نے عرب ملکوں پر زور دیا ہے کہ وہ اسرائیل کے متعلق اپنے رویے پر اب نظر ثانی کریں۔

○○○

چیچنیا امن سمجھوتہ

چیچنیا کے جانبازوں نے روس کی حکومت کے ساتھ ایک معاہدہ کر لیا ہے۔ اس کے تحت چیچنیا کی آزادی کے سوال پر فیصلہ پانچ برس کے بعد کیا جائے گا۔ تاہم اس وقت روسی فوجیں علاقے سے نکال لی جائیں گی۔ اس علاقے میں ابھی کس کی حکومت ہو گی اس بارے میں کوئی تفصیل بیان نہیں کی گئی۔ تاہم فوری طور پر اس معاہدے کو چیچنیا کے عوام کی فتح اور کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔

تاہم روس میں اس معاہدے کا سہرا روسی قومی سلامتی کے مشیر مسٹر الیگزینڈر لیبیڈ کے سر پر ہے۔ جنہوں نے اپنی حکومت کی پالیسی تبدیل کرانے میں کامیابی حاصل کی اور چیچنیا کے اس مسئلے کو جس کی وجہ سے روس دنیا بھر میں بدنام ہو رہا تھا' بات چیت سے حل کر کے تدبر اور دور اندیشی کا ثبوت دیا۔ مسٹر لیبیڈ نے اس معاہدے کے لئے چیچنیا اور ماسکو کے درمیان کئی دورے کئے اور روس کے وزیر اعظم اور صدر یلسن سے اس معاہدے کی توثیق کروائی۔

○○○

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30755 میں خالدہ پروین بنت بشیر احمد طاہر قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 154 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-6-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ رسٹ واچ مالیتی۔/200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ خالدہ پروین کوارٹر نمبر 154 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 ناصر احمد کوارٹر نمبر 5 صدر انجمن احمدیہ افسر محاسب P.F. گواہ شد نمبر2 بشیر احمد طاہر والد موصیہ۔

مسل نمبر 30756 میں عقیل احمد باجوہ ولد مبارک احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ تعلیم عمر تقریباً ساڑھے انیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ج/33 جنوبی ضلع سرگودھا حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-6-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/830 روپے ماہوار بصورت وظیفہ معلمین کلاس وقف جدید مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عقیل احمد باجوہ معلمین کلاس سال اول دفتر وقف جدید گواہ شد نمبر1 محمد اسلم باجوہ صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ج/33 ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر2 محمد اشرف وصیت نمبر 26816۔

مسل نمبر 30757 میں منشاء احمد نیر ولد داؤد احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-3-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/400 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منشاء احمد نیر ناصر ہوسٹل ربوہ جامعہ احمدیہ گواہ شد نمبر1 ملک منظور احمد عمر وصیت نمبر 29305 گواہ شد نمبر2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر 29406۔

مسل نمبر 30758 میں امتہ الحی غنی بنت پروفیسر عبدالرشید غنی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-6-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحی غنی مکان 32-31 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 پروفیسر عبدالرشید غنی والد موصیہ گواہ شد نمبر2 شیخ عبدالماجد وصیت نمبر 12874۔

مسل نمبر 30759 میں منظور احمد ولد محمد امیر خان صاحب قوم افغان پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بازید خیل ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پرائز بانڈز مالیتی۔/100000 روپے۔ اس وقت مجھے

کوئٹہ الیکٹرونکس
فون دکان: 583568
دکان 6 حکیم آرکیڈ حسین آگاہی۔ ملتان
ہمارے ہاں ہمہ قسم کے ٹی وی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
پروپرائٹر: چوہدری تجمل اشفاق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبلغ-/3000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد منظور احمد دارالذکر سول کوارٹرز کوہاٹ روڈ پشاور گواہ شد نمبر1 بشارت احمد صدیقی کوارٹر نمبر125 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر2 محمد علی وصیت نمبر19966 پشاور-

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 8- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس از حضرت صاحب (نیا)
1-00 دینی تعلیمات- روحانی خزائن-
1-30 تاریخ احمدیت کا ایک ورق- از مکرم بی اے رفیق صاحب
2-00 بچوں کی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات-
3-00 چینی زبان سیکھئے-
3-30 حکایات شیریں (نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- بچوں کی حضرت صاحب سے ملاقات- (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے-
7-00 (صبح) اردو کلاس- از حضرت صاحب
8-00 چینی زبان سیکھئے-
8-30 حکایات شیریں-
9-00 بچوں سے حضرت صاحب کی ملاقات-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- بچوں سے حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملاقات (دوبارہ)
11-00 سندھی پروگرام
12-00 (دوپہر) دینی تعلیمات- روحانی خزائن-
12-30 تاریخ احمدیت کا ایک ورق- از بی اے رفیق صاحب
1-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس- از حضرت صاحب (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 سوال کا وقت- مجلس عرفان- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ٹورانٹو- کینیڈا- 24- جون 1996ء (حصہ دوم)
6-00 (شام) انگریزی دان دوستوں سے حضرت امام صاحب کی ملاقات-
7-00 اراؤنڈ دی گلوب- ربوہ کے بارے میں ایک تعارفی ڈاکومنٹری-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 البانین پروگرام-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام (1) کوئز لجنہ (2) گروپ ڈسکشن-

سوموار ۹- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس- از حضرت صاحب (نیا)
1-00 اے لیٹر فرام لندن
1-30 حضرت صاحب کا خطاب
3-30 نارویجین زبان سیکھئے-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب
6-00 اراؤنڈ دی گلوب- ربوہ کے بارے میں ایک تعارفی ڈاکومنٹری
7-00 (صبح) اردو کلاس- از حضرت صاحب
8-00 نارویجین زبان سیکھئے-
9-00 انگریزی دان دوستوں سے حضرت صاحب کی ملاقات
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 سرائیکی پروگرام
12-00 (دوپہر) اے لیٹر فرام لندن- از امیر صاحب برطانیہ-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو پروگرام- تقریر- سیرۃ النبی ﷺ- از مکرم فرید احمد نوید
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس- از حضرت صاحب (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر (دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام-
6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00 احمدیہ ٹی وی سپورٹس- ہاکی میچ
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 ترکی زبان میں پروگرام-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کی بچوں سے ملاقات (نیا)
11-00 جرمن پروگرام-1- حضرت صاحب سے ملاقات 2- کھانا پکانے کا پروگرام-

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام فاروق احمد بلال سے تبدیل کر کے محمد فاروق سعید رکھ لیا ہے- آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے-

محمد فاروق سعید ولد محمد صادق سدھو
محلہ دارالیمن وسطی ربوہ

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک سعید احمد صاحب کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ- مورخہ 21- اگست 1996ء کو بیس روز علالت کے بعد مولائے حقیقی سے جا ملے- احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے- اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے-

اعلان دارالقضاء

○ (مختاراں بی بی صاحبہ بابت ترکہ محمد ابراہیم صاحب)

محترمہ مختاراں بی بی صاحبہ (بیوہ مکرم محمد ابراہیم صاحب) وغیرہ ساکنہ مکان نمبر9/12 محلہ دارالنصر غربی ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ ان کے شوہر بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں- لہٰذا ان کا قطعہ نمبر6/63 محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ ایک کنال ان کے ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے-

۱- محترمہ مختاراں بی بی صاحبہ (بیوہ)
۲- مکرم خالد محمود صاحب (بیٹا)
۳- مکرم آصف محمود صاحب (بیٹا)
۴- مکرمہ شازیہ فرزانہ صاحبہ (بیٹی)
۵- مکرم عارف محمود صاحب (بیٹا)
۶- مکرم زاہد محمود صاحب (بیٹا)
۷- مکرم محمود احمد صاحب (بیٹا)
۸- مکرم نثار احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں-

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

علمی ورزشی مقابلہ جات

دارالرحمت غربی ربوہ

○ دارالرحمت غربی ربوہ کے واقفین نو کے علمی و ورزشی مقابلہ جات مورخہ 20 تا 23- اگست 96ء کو کروائے گئے-

28- اگست کو بیت الناصر (رحمت غربی) میں ایک پررونق تقریب منعقد کی گئی- وکالت کی طرف سے مکرم عبدالحلیم احمد صاحب مربی سلسلہ نے شرکت کی- تقریب کا آغاز کلام الٰہی سے ہوا جو عزیز محمد رحمان علی نے پڑھا- عزیز عارف ہارون نے ترنم کے ساتھ نظم پڑھی بعد ازاں مہمان خصوصی مکرم عبدالحلیم احمد صاحب نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں بچوں اور بچیوں میں انعامات تقسیم کئے اور اپنے خطاب میں والدین کو ان کی ذمہ داریوں سے متعلق توجہ دلائی- دعا پر اس پروگرام کا اختتام ہوا- اس پروگرام کی تیاری اور کامیابی کے لئے وکالت مکرم عبدالحق صاحب (سیکرٹری وقف نو) اور واقفین بچوں کی ٹیچرز مکرمہ زیب النساء صاحبہ اور مکرمہ سلمیٰ صاحبہ کی مشکور ہے-

پتہ درکار ہے

○ محترمہ فرحت صادقہ صاحبہ زوجہ شیخ عبدالسمیع صاحب وصیت نمبر19569 نے کراچی سے 69-5-3 میں وصیت کی تھی ان کے کوئی عزیز پڑھیں یا وہ خود پڑھیں تو فوری طور پر دفتر وصیت سے رابطہ کریں-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

کلیتہ" چٹ کر جاتا ہے- جھوٹے لوگ نہ اپنے ماں باپ کے ہوتے ہیں' نہ خدا کے ہوتے ہیں- اور ماں باپ کا ذکر خدا کے بعد اس تعلق میں بیان فرمایا گیا ہے' اس نسبت سے بیان فرمایا گیا ہے کہ سب سے بڑا رشتہ تخلیق کا رشتہ ہے- خدا چونکہ خالق ہے اس لئے سب سے زیادہ اس کا حق ہے- اور خدا کے بعد چونکہ ماں باپ تخلیق کے عمل میں بنی نوع انسان میں سب سے زیادہ حصہ لیتے ہیں' تمام رشتوں میں سے سب سے زیادہ تخلیقی عمل میں حصہ لینے والے ماں باپ ہوتے ہیں اس لئے خدا کے بعد اگر کسی کا حق ہے تو ماں باپ کا ہے- اور جھوٹ ان دونوں حقوق کو تلف کر دیتا ہے- دوستیوں کے حقوق کو بھی تلف کر دیتا ہے کیونکہ وہ نسبتاً ادنیٰ ہیں- قومی حقوق کو بھی تلف کر دیتا ہے کیونکہ وہ نسبتاً ادنیٰ ہیں- اور حکومت کی اطاعت' فرمانبرداری اور انصاف کے ساتھ اس سے معاملہ کرنے کو بھی تلف کر دیتا ہے کیونکہ یہ بھی لوگوں کے نزدیک ایک بہت ہی معمولی بات ہے- پس یہ دیکھیں کہ جھوٹ آپ کی مجالس میں پلتا کیسے ہے؟ آپ کے گھروں میں کس طرح بار بار استعمال ہوتا ہے اور کیوں آپ کی طبیعت پر اس کا برا اثر نہیں پڑتا- جب تک یہ احساس بیدار نہیں کریں گے آپ جھوٹ کی بیماری سے شفایاب نہیں ہو سکتے-

(از خطبہ 24- مئی 1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 5- ستمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکہ نے عراق پر میزائیلوں سے دوسرا حملہ کیا۔ اس دوسرے حملے میں 23 میزائیل برسائے گئے۔ وہائٹ ہاؤس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ دوسرا حملہ پہلے حملے میں بچ جانے والے عراقی ٹھکانوں کو تباہ کرنے اور "نو فلائی زون" میں امریکی طیاروں کی سلامتی کے لئے کیا گیا ہے۔ بغداد میں دوسرے روز بھی ہوائی حملے کے سائرن بجتے رہے۔ حملہ نصف گھنٹے جاری رہا۔ شہر میں زندگی معمول پر رہی۔ لوگ خوفزدہ نہیں ہوئے۔ صدر کلنٹن نے دوسرے حملے کی منظوری منگل کی سہ پہر کو دی۔ دوسرے حملے میں ایک عراقی ہلاک اور سات زخمی ہوئے۔ دو کروز امریکی میزائیل امریکی جنگی جہاز "جیفرسن سٹی" سے' ایک میزائیل آبدوز سے' آٹھ "رسل" نامی جہاز سے' پانچ "رابون" نامی جہاز سے اور آٹھ میزائیل "ہیوٹ" نامی تباہ کن جہاز سے چلائے گئے۔ امریکہ نے کہا کہ اس نے شمالی علاقے میں عراقی فوج کی نقل و حرکت کا پتہ چلا ہے۔ عراق کردوں پر بمباری اور اربیل پر بڑے حملے کی تیاری کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے ذرائع نے بتایا ہے کہ عراق کے تمام فوجی اور ٹینک اربیل سے واپس چلے گئے ہیں۔ شہر میں زندگی معمول پر آگئی ہے۔

○ سلامتی کونسل میں عراق کے خلاف قرارداد لانے کی امریکی کوشش ناکام ہو کر رہ گئی۔ برطانیہ قرارداد پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ سلامتی کونسل کے رکن ممالک میں اس بارے میں اختلافات ہیں۔ روس نے بھی مخالفت کی ہے۔

○ روس نے امریکہ کو انتباہ کیا ہے کہ اگر اس نے عراق پر حملے جاری رکھے تو اس کے تباہ کن اثرات مرتب ہو سکتے ہیں وزیر خارجہ مسٹر پریماکوف نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ماسکو نے عراق کے دوسرے حملے کو منفی انداز میں لیا ہے۔

○ سعودی عرب نے امریکی طیاروں کو اپنے علاقے سے پرواز کی اجازت نہیں دی۔ امریکی جنرل کے دورے پر بھی خاموشی اختیار کر لی۔ یمن نے امریکی حملے کی مذمت کر دی ہے۔

○ چین نے امریکہ کو متنبہ کیا ہے کہ وہ عراق میں مزید کارروائی سے باز رہے کیونکہ اس سے علاقے کے استحکام پر برے اثرات پڑیں گے۔ کویت کے سوا تمام عرب ممالک نے عراق پر حملے کی مذمت کی ہے۔ جاپان' جرمنی اور نیوزی لینڈ کی طرف سے امریکی حملے کی حمایت کی گئی ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر بطروس غالی نے کہا ہے کہ اس حملے سے عراق میں انسانی ہمدردی کے پروگرام پر اثر پڑے گا۔

○ اس بار عراق پر حملے کے بارے میں امریکہ کی حمایت میں جوش و خروش کا مظاہرہ نہیں ہوا۔ صرف برطانیہ نے کھل کر حمایت کی۔ یورپی برادری اور مشرق وسطیٰ کے ممالک خاموش ہیں۔ بی بی سی نے تبصرہ کیا ہے کہ ترک حکومت عراق سے بہتر تعلقات کی خواہشمند ہے۔ اور ایران اپنے تمام اختلافات کے باوجود عراقی معاملات میں امریکی مداخلت کے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ امریکہ کو خلیج سے دور رکھنا چاہتا ہے۔

○ عراق کے ایک اخبار "بابل" نے اپنے اداریہ میں امریکہ کو 20ویں صدی کا ڈائنوسار قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ عراقی عوام اس درندے کے مقابلے کے لئے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیں گے۔ یہ درندہ اب غائب ہو جانا چاہئے۔

○ عراق کے صدر صدام حسین نے قوم کے نام اپنی تقریر میں بڑا جذباتی انداز اختیار کیا انہوں نے کہا کہ عراقی عوام کے لئے آج کا دن بڑا شاندار ہے۔ صدام حسین نے تین بار اللہ اکبر کا نعرہ لگا کر اپنی تقریر ختم کی۔ انہوں نے کہا کہ عراقی عوام اللہ کے سامنے اپنی عظیم تاریخ میں آج کے دن کو یاد رکھیں گے۔ بزدل دشمن کو اللہ کی طرف سے ملعون قرار دیئے جانے کے بعد تاریخ میں پوری دنیا اس کی مذمت کرے گی۔

○ صدر کلنٹن کے مدمقابل صدارتی امیدوار باب ڈول نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں امن کے لئے صدام کے خلاف میزائیل حملہ کافی نہیں ری پبلیکن امیدوار نے کہا کہ عراقی صدر کو راہ راست پر لانا ضروری ہے۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ اب ہم عراق کو تیل فروخت کرنے کی اجازت دینے کی مخالفت کریں گے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستان نے امریکی اقدام پر بالواسطہ تنقید کی ہے۔ 1990ء میں پاکستان نے اتحادی فوجوں کا ساتھ دیا تھا لیکن اس پالیسی کے خلاف ملک بھر میں بڑے پیمانے پر مظاہرے ہوئے تھے۔

○ عراق کی اپوزیشن اور کرد گروپوں نے امریکہ کی طرف سے عراق پر حملے کا خیر مقدم کیا ہے۔

○ ترکی نے بھی کہا ہے وہ شمالی عراق میں کرد باغیوں کے خلاف سخت کارروائی کر سکتا ہے۔

○ صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ ہم نے حالیہ حملوں کے ذریعے صدام حسین کی ہمسایوں پر چڑھائی کی صلاحیت کم کر دیا ہے۔ ایران نے اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ علاقے میں امریکی فوجوں کی بڑے پیمانے پر موجودگی کے نتیجہ میں ہم پر حملہ ہو سکتا ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ عراق کے صدر صدام حسین کو شورش زدہ سیاست سے بچ نکلنے کا ہنر آتا ہے۔ عراقی صدر ہر مرتبہ ایک داؤ لگاتے ہیں لیکن امریکہ انہیں مات دے دیتا ہے۔ اس کے باوجود وہ اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ بی بی سی نے کہا ہے نظریات کی صدام حسین کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں۔ سیاسی بقاء ہی سب کچھ ہے۔ مخالفت کو وہ دور سے بھانپ لیتے ہیں۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت کو عوام کی خاموش اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔ سب سے زیادہ بدعنوان لوگ حکومت پر کرپشن کے الزامات لگا رہے ہیں۔ قوم کو نادہندگان کے بارے میں پوچھنے کا حق ہے۔ انہوں نے کہا کہ 1996ء بلدیاتی الیکشن کا سال ہے۔ عوام تیر کو ووٹ دیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر میں خود کو انتخابی امتحان میں ڈالنے کی جرات نہیں۔ وہ بلدیاتی انتخاب سے بھی بھاگ گئی ہیں۔ ان کا جانا ٹھہر گیا ہے۔ عوام کا غیض و غضب ان کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ پنجاب میں سیلاب کی تباہ کاریوں کے باوجود وزیراعظم عوام کے سامنے جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کے استعفوں کے بعد عوام جو کچھ کریں گے وہ وقت ہی بتائے گا۔

○ لاہور میں مشہور نیورو سرجن ڈاکٹر بشیر کے اغواکنندگان اور پولیس میں مقابلہ کے نتیجے میں 3 ملزمان اور ایک راہ گیر ہلاک ہو گیا۔ تین پولیس اہلکار اور 5 راہ گیر زخمی بھی ہوئے۔ ایک ملزم گرفتار ہو گیا۔ ملزموں نے تاوان کے لئے فیصل ٹاؤن سے ڈاکٹر کے گھر فون کیا۔ آبزرویشن کی وجہ سے فون ٹریس کر لیا گیا پولیس خالد مارکیٹ ایم بلاک فیصل ٹاؤن پہنچی تو ملزم کار میں بیٹھ رہے تھے۔ پولیس نے پکڑنے کی کوشش کی تو فائرنگ شروع ہو گئی جس کے بعد مقابلہ شروع ہو گیا۔ بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹر بشیر کو گوجرانوالہ میں کسی جگہ رکھا گیا ہے۔ وہاں سے ان کو لانے کے لئے پولیس روانہ ہو گئی ہے۔

○ سہگل گروپ کے ڈائریکٹر عابد سہگل کو 5 ارب 30 کروڑ روپے کے قرضے واپس نہ کرنے کے الزام میں گرفتار کر کے پانچ روز کا ریمانڈ حاصل کر لیا گیا ہے۔ ان کے بھائیوں کی گرفتاری کے لئے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ عابد سہگل نے کہا ہے کہ ہمارے خلاف کارروائی کے پیچھے سیاسی عنصر موجود ہے۔

○ لاہور میں بدھ کی رات ڈیڑھ سو طلباء نے امریکی قونصل خانے پر حملہ کر دیا۔ پتھراؤ سے عمارت کی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں اور بیرونی دروازہ کو نقصان پہنچا۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے ضلع مانسہرہ کے معروف روحانی مجذوب بابا رحمت اللہ دھنکہ کے ہاں حاضری دی۔

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون، ضعف جگر، گرمی جگر، ہاتھ پاؤں کی جلن، (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت 110/=
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں۔ ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ 10500/-
سپیشل ڈش 8 فٹ پر احمدیہ ٹیلیویژن کا 24 گھنٹے کا رزلٹ مشاہدہ کریں
نیو محمود ٹیلیویژن 21- مال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 7125089
7235175 - 7355422

حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
ہنڈی کی ہائی پاس، جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

دوا اور تدبیر کے ساتھ دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج
زدجام عشق | نواب شاہی
شباب آور موتی | حب نشاط
○ فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

اکسیر موٹاپا 30/- • ہمدرد نسواں حبوب اٹھرا 20/- • دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/- • زدجام عشق 800/- • اکسیر لیکوریا کیپسول 30/- • کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 20/- • سفوف اکسیر شوگر 30/-
حبیب دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659